حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ

اس محفل کے ساتھ اس بیٹے کا بھی ذکر ہوا کرے گا یہ جو اس محفل سے اس گھر کو سجایا گیا ہے یہ قرآن کا بھی حکم ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔''

یہ قرآن کا حکم ہے اور اس حکم کو پورا کرنے کے لیے یہ طریقہ جو حضور نے لکھا ہے کہ قرآن نے جب کہا کہ اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی بچاؤ دوزخ کی آگ سے۔اس میں سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کو ماہانہ نہیں تو سالانہ اللہ کے ذکر سے آباد کیا جائے گھر میں ذکر خدا کا اور اس کے رسول کا کیا جائے کروایا جائے یہ بہت اچھا عمل ہوتا ہے اس سے آپ کے گھر کی زینت بڑھ جاتی ہے۔اللہ اس گھر کو رحمتوں سے برکتوں سے کرم سے نوازتا ہے جس گھر میں اس کا ذکر اور اس کی یاد میں مل کر لوگ بیٹھتے ہیں یہ بھی طریقہ استعمال کیا گیا آپ کو دعوت دی گئی مجھے دعوت دی گئی اور ہم سب یہاں اللہ اور رسول کے ذکر میں بیٹھے ہوئے ہیں اللہ ہماری یہ حاضری اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

قرآن پاک سے جو آیت ہے

سوال کرو اہل ذکر سے اگر تمہیں علم نہیں ہے۔اگر تم علم نہیں رکھتے تو پوچھ لو کسی سے جا کر اور میرے کچھ ایسے بندے ہیں میرے کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو اہل ذکر کہا ہے ہم نے ان کو اہل ذکر کا خطاب دیا ہے ان کے پاس جاؤ۔۔پوچھو جا کر سوال کرو گھر بیٹھنے کا حکم نہیں ہے بلکہ میرے کچھ بندے ہوں گے جن کو میں نے یہ رتبہ اور مقام دیا ہوا ہے کہ جب تم ان کے پاس جا کر بیٹھو گے تو وہ خود بھی ذکر کر رہے ہوں گے تمہیں بھی ذکر میں لگا دیں گے ذکر والے لوگ ہوں گے اہل ذکر ان کے پاس جاؤ اور سوال کرو یہ اللہ تعالی کا حکم ہے پوری امت مسلمہ کو خاص طور پر اور پوری انسانیت کو بلعموم کہ وہ کبھی خود نہ بیٹھیں لوگوں سے مشورے لینے کی بجائے کسی اہل ذکر سے پوچھیں کہ میرے مسئلے کا حل کیا ہے انہی اہل ذکر میں سب سے بلند ترین نام انہی اہل ذکر کا سردار جیسے ہم کہتے ہیں انہی اہل ذکر کا جس کو ہم پیشوا کہتے ہیں رہنما کہتے ہیں وہ سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ ان کی ذات اقدس کے لیے آج ہم مل کر بیٹھے ہیں اور ان کی سیرت کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

آپ کی سیرت بہت سارے پہلو رکھتی ہے آپ کی سیرت کے بے شمار پہلو آپ کی عبادت کا ذکر کیا جائے بے مثال ہے آپ کا علم بے مثال ہے آپ کی ذہانت کو فہراست کو بیان کیا جائے وہ بھی بے مثال ہے بہت سارے پہلو آپ کی زندگی کے ہیں۔اللہ والوں کی جب باتیں ہوتی ہیں۔

اللہ کے نبی نے ارشاد فرمایا

جہاں کسی اللہ والے کا ذکر ہو گا وہاں رحمت نازل ہوگئی۔یہ اس کے نبی کا وعدہ ہے کہ جہاں کسی نیک بندے کا ذکر کرو گے وہاں رحمت یقینی ہے وہاں ضرور نازل ہو جائے گی۔

تو الحمد اللہ ہم حضور کی اس تلقین پر عمل کر رہے ہیں ہم اپنی باتیں کرنے کی بجائے اللہ والوں کا ذکر کریں گے ان کی گفتگو کریں گے اور ان کی سیرت کو بیان کریں گے۔

حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اصل نام نعمان بن ثابت سن ۸۰ ہجری میں آپ کی پیدائش ہوئی آپ جلیل والقدر تابعین ہیں اپنے سر کی آنکھوں سے کئی صحابہ کی زیارت کی ہے اس کے علاوہ اللہ نے بے شمار انعامات بے شمار برکتوں سے اور اس امت کی امامت سے آپ کو مزین کیا ہے آپ بالعموم اور بالاتفاق سارے اماموں کا یہ فتوا ہے کہ آپ امام اعظم ہیں سب سے بڑے امام ہیں اور امام شافی امام احمد بن حنبل امام مالک یہ تینوں جو ہیں وہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں اور آپ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف کا بھی نام ہے۔حضرت امام محمد کا بھی نام ہے یہ ہمارے دور کے جلیل القدر علماء ہیں جنہوں نے ہم تک دین پہنچایا ہے اور ہم ان کا ساری زندگی سجدے میں اللہ سے ان کا شکرادا کرے تو بھی شکرادا نہیں ہوتا ایسے جلیل القدر لوگ اللہ نے نبی کی امت میں پیدا فرمائے۔آپ کا نام نعمان بن ثابت ہے لیکن آپ زیادہ تر اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔آپ کو امام ابو حنیفہ کہا جاتا ہے۔آپ کی ایک ہی صاحبزادی تھی جس کا نام آپ نے حنیفہ رکھا ہوا تھا عام طور پر کنیت بیٹے سے ہوتی ہے ابو عبداللہ ابوالقاسم ابو عبید ابو سعد عام طور پر کنیت بیٹے سے ہوتی ہے لیکن آپ واحد اس امت کے اولیاء میں سے ہیں جن کی کنیت بیٹی سے چلی ہے اور آپ کو ابو حنیفو کے نام سے امت جانتی ہے بڑا پیار کرتے تھے اپنی صاحبزادی سے آپ کا اپنی صاحبزادی کا بڑا اہم زندگی کا تعلق رہا آپ انہی کے نام سے پہنچانے جاتے ہیں۔ابو حنیفہ آپ کو کہا جاتا ہے۔

مسئلہ

ہمیں اماموں کی ضرورت کیا ہے؟؟

بعض لوگ یہ سوال کرتے رہتے ہیں پوچھتے بھی ہیں کہ جب ایمان موجود ہے جب حضور کی سنت موجود ہے جب حضور کی احادیثیں موجود ہیں تو پھر ان اماموں کا ہمیں کیا فائدہ ہے۔ہم قرآن پڑھیں سنت

رسول دیکھیں اورعمل کرتے چلے جائیں۔ یہ عام سا سوال ہے جو عام طور پر ہر شخص میں موجود ہوتا ہے۔ ہمارے اماموں کا جو ہماری زندگی میں معاملہ ہے وہ سمجھیں تا کہ ان سے مزید محبت پیدا ہو۔اللہ تعالی ان کے ساتھ شرف اور محبت کا معاملہ پیدا کردے۔ بات یہ ہے یقیناً قرآن اور احادیثیں موجود ہیں۔

قرآن نے بھی کہا

کوئی خشک اور تر شے ایسی نہیں ہے جو قرآن میں موجود نہ ہو۔ یہ قرآن نے اپنے لیے خود دعوا کیا ہے کہ میرے اندر ہر خشک اور تر شے کا ذکر موجود ہے ہر مسئلے کا حل قرآن میں موجود ہے۔

ایک جملہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں ہر شے موجود ہے ہر چیز موجود ہے.جی موجود ہے قرآن میں ہر چیز موجود ہے لیکن قرآن سے سب کو سب کچھ نظر آجائے یہ نہیں ہوسکتا قرآن سے دیکھنے کے لیے کچھ خاص نظر چاہیے پانچ لاکھ احادیثوں میں حضور نے ہر مسئلے کا حل دیا ہے ہر احادیث بیان کی ہے آپ نے واش روم سے لے کر میاں بیوی سے لے کر کاروبار سے لے کر گھر کے معاملات سے لے کر ہر جگہ رہنمائی دی ہے لیکن ان احادیثوں کو دیکھنے کے لیے بھی قرآن چاہیے ان احادیثوں کو سمجھنے کے لیے بھی قرآن چاہیے تو پہلے تو یہ اعتراض کہ قرآن میں ہر شے موجود ہے ہمیں امام کی ضرورت نہیں ہے۔قرآن میں ہر شے موجود ہے تو پھر دیکھنے کی آنکھ موجود نہیں جو قرآن سے تجھے نکال کردے۔

دوسری بات

یاد رکھیں کہ اللہ تعالی کا نظام ہے وہ بندوں پر قائم ہے اللہ نے فرشتے نہیں یہاں پر بھیجے اللہ نے بندے بھیجیں ہیں بندے ہی جماعت کرواتے ہیں بندے ہی جنازہ پڑھاتے ہیں بندے ہی نکاح پڑھاتے ہیں بندے ہی معاملے حل کرتے ہیں بندے ہی جج بنتے ہیں بندے ہی وکیل بنتے ہیں اللہ تعالی نے اس کائنات کو بندوں کے اوپر رکھا ہوا ہے لحاظہ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ حضور کے جانے کے بعد صحابہ کے جانے کے بھی حضور کا دین کون اٹھاتا کوئی تو ہوتا جو حضور کے دین کو اسی طرح اٹھاتا جس طرح صحابہ اور حضور نے اٹھایا ہوا تھا ۔کوئی تو ایسا بندہ ہونا چاہیے کوئی حضور کے بعد صحابہ کے بعد اتنا دین کو اٹھالے کہ جس طرح حضور اور صحابہ نے اٹھایا۔لحاظہ اللہ نے بزرگوں کی مدد لی ہے آج بھی بندے اس کا کام کر رہے ہیں۔لحاظہ اماموں کی ضرورت اس لیے بھی ہے۔

یاد رکھیئے اللہ تعالی نے زمین کو تین قسموں میں بنٹا ہے

قرآن میں اللہ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا

کہ ہم نے آسمان سے پانی اتارا اور وہ پانی جس وادی میں جاتا ہے وہ وادی جتنی بڑی ہوتی ہے اتنا پانی لے گئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ آپ فرماتے ہیں جو قرآن کے پہلے مفاسر ہیں آپ فرماتے ہیں یہاں پانی سے مراد آسمان کا بارش کا پانی نہیں ہے یہاں پانی سے مراد اللہ کی ہدایت ہے اور ان وادیوں سے مراد سینے ہیں جتنا جس کا سینہ زیادہ وسیع ہوگا اتنی زیادہ وہ ہدایت لے جائے گا۔ یہاں پانی سے مراد اللہ کی ہدایت ہے۔

حضور علیہ السلام کی احادیث

آپ ارشاد فرماتے ہیں

کہ میری مثال ایک برستی بارش جیسے ہے میری مثال ایسے ہے جیسے برستی بارش ہو لحاظہ دنیا کا کوئی کونا ایسا نہیں ہے جہاں یہ بارش برسی نہ ہو لحاظہ ہر جگہ حضور علیہ السلام کی یہ مثال آئے گی کہ حضور کا یہ نام اسم گرامی نام نامی دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے لحاظہ اللہ نے جب کہہ دیا ہے کہ میرا نظام ایسے ہی ہے جیسے آسمان سے پانی گرتا ہے اور وہ آگے زمینوں میں پھیل رہا ہے۔

زمینیں تین قسم کی ہوتی ہیں

پہلی زمین وہ ہے جب پانی اس پر گرتا ہے تو وہ اس کو جذب کر لیتی ہے عام طور پر آپ جس کو جانتے ہیں اس کو میرا زمین کہتے ہیں جو پانی کو جذب کر لے پانی کو اپنے اندر لے جائے۔

دوسری زمین وہ ہوتی ہے جو پانی جذب نہیں کرسکتی وہ پانی کو اپنے اوپر رکھتی ہے اور اس جھیل آتی ہے وہ اس لیے آتی ہے نیچے جو زمین بنتی ہے وہ پانی کو جذب نہیں کرتی اوپر رکھتی ہیں وہ جمع ہوتا ہوتا جھیل اختیار کر لیتا ہے۔

تیسرے زمین وہ ہوتی ہے شور زمین کہتے ہیں جس کو بنجر زمین کہتے ہیں وہ جذب بھی کرتی ہے لیکن آگے سے نکلتا کچھ بھی نہیں ہے اور وہ گھاری زمین ہوتی ہے وہاں پر فصلیں اگتی نہیں ہیں۔

مثال

اللہ کا قرآن جب اترا اور اللہ کی ہدایت اتری تو یہ بارش کی طرح جب زمین پر گری تو نیچے جب بارش پڑتی ہے تو وہ پانی جب جھیل کے اندر جذب ہو جاتا ہے تو وہی پانی پھر مالٹے کی شکل میں باہر آتا ہے وہی پانی پھر تربوز کی شکل میں پھر باہر نکلتا ہے اسی پانی کو process کیا جاتا ہے پھر وہی کیلے کی شکل میں باہر نکلتا پانی وہی ہے جو بارش کا گرا تھا لیکن آگے سے وہ کیلا بن کر مالٹا بن کر وہ جب باہر نکلا ہے کوئی شخص یہ کہتا ہوا نظر نہیں آتا کہ جو کہے میں صرف وہی پانی پیئوں گا جو صرف آسمان سے گرا ہے جو مالٹے میں ہے صرف یہی میں پیئوں گا وہ کہے گا نہیں مالٹے میں بھی وہی پانی ہے جو زمین نے اس کو دیا تھا اور زمین کے اوپر آسمان سے آیا تھا۔ تو ایسے ہی بیٹوں امام اعظم ابوحنیفہ نے صرف یہ کیا ہے کہ ان کے سینے میں جب قرآن کے نور کی برکتیں اتری تو وہی سینہ اس کو جذب کر کے زمین اور آسمان کے لاکھوں مسائل کی شکل میں لوگوں کو بیان کر گئے ہیں وہ تربوز بن کے وہ انار بن کر وہ مٹھاس بن کر وہ قرآن کی ہدایت پا جائے گا۔ اب تمہیں اس پر اعتراض نہیں آئے گا۔

امام کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اسی ہدایت کو جو قرآن نے دی ہے لوگوں کی زندگی کے مسائل کی روشنی میں اس ہدایت کو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔

اس کی مثال حضور کی زندگی میں ملتی ہے

حضرت معاذ بن جبلؓ کو حضور نے ملک کا گورنر بنا کر بھیجا اور آپ نے ارشاد فرمایا اے معاذ اگر تم وہاں جاؤ گے تو تمہیں فیصلے تو کرنے ہیں تو یہ بتاؤ کہ فیصلے کس طرح کرو گے کیا انداز اختیار کرو گے فیصلوں گا حضرت معاذ فرماتے ہیں یا رسول اللہ میں آپ کے قرآن سے فیصلہ کروں گا حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس کو قرآن میں نہ پاؤ یہ نہیں کہا کہ قرآن کے اندر ہے نہیں ہوگا لیکن اگر تمہیں نہ ملے اس کا مطلب قرآن کا ہر مسئلہ ہر بندے کی نظر میں نہیں آسکتا حضور نے فرمایا اگر تمہیں نہ ملے نہ پاؤ تو فرمایا پھر حضور میں آپ کی احادیثوں سے مدد لوں گا پھر آپ کی احادیثوں کو جانو گا اس میں مسئلے کا حل ڈھنڈو گا حضور نے پھر دہرایا اے معاذ میری احادیثوں میں وہ عمل نہ ملے۔ میں نے وہ عمل نہ کیا ہو۔ آپ دیکھیں حضور خود دروازہ کھول رہے ہیں۔ اماموں کا دروازہ حضور خود کھول رہے ہیں فرمایا معاذ قرآن میں بھی نہ ملے میری احادیثوں میں بھی نہ ملے اب کیا کرو گے فرمایا حضور پھر میں اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا پھر میری رائے ہوگئی اسی روشنی میں قرآن اور احادیث سے میری زائے ٹکرا نہ جائے میں اپنی رائے پیش کر دوں گا۔ اب اگر آقا علیہ السلام نے منع کرنا ہوتا تو حضور فرما دیتے اے معاذ قرآن سے ہر شے دیکھو اور احادیث سے دیکھو اس کے علاوہ نہ کرو کوئی شے حضور نے ایسا نہیں فرمایا۔

بلکہ حضور ﷺ نے فرمایا

اے اللہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ تو نے میری امت میں معاذ جیسے مفتی پیدا کر دیئے۔ تو نے معاذ جیسا بندہ مجھے دیا ہے اس کو اتنا سوچ اور فکر ہے کہ اگر قرآن میں نہ ملے احادیث میں نہ ملے تو وہ پھر اپنی رائے سے فیصلہ دے گا۔

اس سے پتہ چلا یہ بات واضح ہوئی کہ قرآن سے احادیث سے بہت سارے مسائل نہیں ملے گئے تو وہاں پھر ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت پڑھے گی جو اسی قرآن واحادیث کی روشنی میں اپنی رائے سے ہمیں درست طرف لے کر چلے گا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ان لوگوں کے سردار ہیں۔ کہ جو قرآن واحادیث کو اتنا سمجھتے تھے۔

حضرت امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا تھا کہ حضور آپ کے دور میں ہی ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ بڑی شہرت ہے ان کی آپ بتائیں گے کہ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ کا ان کے بارے میں کیا انداز ہے آپ بھی امام ہیں آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں حضرت امام بن مالکؒ فرماتے ہیں کہ آپ مجھ سے پوچھتے ہیں نعمان بن ثابتؒ کے بارے میں کہا جی نومان بن ثابت کے بارے میں کہا اِدھر آؤ قریب بولا یا قریب ہی مسجد کا ستون تھا مٹی سے بنا ہوا کہا یہ دیکھ رہے ہو ستون کہا جی حضور کہا یہ کس چیز کا بنا ہوا ہے کہا مٹی کا کہا اگر نعمان بن ثابت نے اس کو کہا یہ سونے کا ہے تو وہ اس کو ثابت بھی کر سکتے ہیں۔ وہ اس کو سونے کا ثابت کر دے گا۔ اتنی دیلیلیں اتنا قرآن اتنی احادیثیں کا علم اللہ نے اس کو دیا جس کو نعمان بن ثابت کہا جاتا ہے۔ اللہ

آپ کے اپنے استاد حضرت عامش ان کے پاس ایک مسئلہ آیا تو جواب نہ دے سکے ہر چیز ہر وقت نظر میں نہیں ہوتی تو جواب نہ دیا تو آپ سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہاتھ نہیں اٹھایا بلکہ تھوڑا سا جسم کو حرکت دی استاد استاد ہوتا ہے اس کو سمجھ آگئی کہ میرے بچے کے دل میں کوئی بات آئی ہے کہا نعمان کیا بات ہے کیا آپ کو اس مسئلے کا علم ہے کہا حضور اگر آپ اجازت دیں تو میں بولوں انہوں نے مسئلہ بیان کیا انہوں نے حل بتا دیا جونہی حل بتایا آپ کے استاد بہت خوش ہوئے آپ نے کہا بیٹا یہ بتاؤ یہ بات میری نظر میں نہیں رہی یہ تمہاری نظر میں کیسے آگئی میں استاد ہوں تم میرے شاگرد ہو تمہاری نظر میں کس طرح یہ بات آگئی۔

فرمایا حضور خدا کی قسم اٹھاتا ہوں جو آپ نے مجھے جو احادیثیں پڑھائی ہیں میں انہی احادیثوں میں سے ہی نکال کر دیتا ہوں آپ کی احادیثیں تھی آپ میرے استاد ہیں میں تائید نہیں کر سکتا وہ احادیثیں آپ ہی سے سیکھی ہیں اچھا تم کتاب تو کھول کر پڑھتے ہو کبھی تمہیں لکھتے نہیں دیکھا۔ میں نے سوچا کہ یہ اسی طرح بیٹھا رہتا ہے یہ فرمایا سو دن ہو گئے آپ کے پاس آج میں سواں دن ہے پہلے دن سے لے کر سو دن تک

جتنی احادیثیں پڑھی ہیں آپ اجازت دیں تو سنادوں فرمایا سناؤ آپ پہلے دن سے شروع ہوئے اور سوائیں دن تک جتنی احادیثیں پڑھی تھی وہ ساری اپنے استاد کو سنا دی۔ایسی شخصیت ہیں آپکی زندگی میں لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ اب اماموں کی کیا ضرورت ہے جب قرآن واحادیث موجود ہے۔ **حضرت امام اعظمؒ یہ وہ شخصیت ہیں جنھوں نے تاریخ اسلام میں پہلی بار آپ وہ واحد شخص ہیں جنھوں نے قرآن واحادیث کو کمپائیل کیا ہے** انھیں باب میں بنٹا ہے ابواب میں تقسیم کیا ہے یہ ابواب کی تقسیم بندی صحابہ کے دور میں نہیں تھی حضور کے دور میں بھی نہیں تھی میں کیا عرض کروں صحابہ کو تو کسی کتاب کی ضرورت ہی نہیں تھی سامنے چہرہ مصطفیٰ ہوتا تھا ان کو کس کتاب کی ضرورت وہ دن رات حضور کے چہرے کو دیکھ کر پڑھ لیتے تھے ان کو نہ کتابوں کی ضرورت تھی نہ فرقوں کی ضرورت تھی ان کے دور میں ان چیزوں کی ضرورت حاجت نہیں تھی یہ بعد میں جب صحابہ اکرام جب اس دنیا سے اٹھتے گئے وہ نور جاتا رہا وہ نور چلا گیا۔

یاد رکھیں اللہ تعالی جب دنیا سے ہدایت اٹھاتا ہے ہدایت ایسے نہیں اٹھتی کہ لوگ رات کو سوئے صبح اٹھے تو ان کو ہر شے بھول گئی ہوگئی ہدایت نہیں اٹھتی ہدایت اٹھتی ہے علماء کے فوت ہو جانے سے علماء جب فوت ہو جائیں تو ہدایت اٹھتی ہے اور نور کم ہو جاتا ہے تو صحابہ اکرام ایک ایک کر کے اٹھتے چلے گئے اور ہدایت اٹھتی چلی گئی ضرورت تھی کسی ایسے شخص کی کہ وہ دوبارہ سے قرآن اور احادیث کو اٹھائے اور پیش کردے جس طرح محمد کے دور میں ہوتا تھا تو آپ وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے قرآن واحادیث کو کمپائیل کیا ابواب میں اگر کوئی نماز کے بارے میں جاننا چاہے تو نماز کے بارے میں حضرت امام اعظم نے پورا باب بنایا کس جگہ قرآن میں کیا لکھا ہے اس میں کس جگہ حضور نے نماز کے بارے میں کیا لکھا ہے لکھا اس میں اس کے بعد ان دونوں سے جو مسائل ہوتے تھے وہ بھی ساتھ لکھ دیئے۔اس طرح نماز کا پورا باب قائم ہوا اور اب آج تک۔۔

عبداللہ بن مبارکؒ اس دور کے جلیل القدر اماموں میں سے ہیں آپ نے جملہ کہا ہے وہ بہت پیارا ہے۔

آپ فرماتے ہیں امام اعظمؒ وہ ہستی ہیں کہ قیامت تک لوگ ان کا پکایا ہوا کھایا کریں گے۔ اس طرح آپ نے ابواب بنائے ہیں آپ نے نماز کا باب علیحدہ بنادیا ہے آپ نے روزے کا باب علیحدہ بنادیا ہے آپ نے زکوۃ کا باب علیحدہ بنادیا ہے آپ نے نمازِ قصر کا باب علیحدہ بنادیا ہے آپ نے ماں باپ کا باب علیحدہ بنادیا ہے آپ نے میاں بیوی کا باب علیحدہ بنادیا ہے یہ قرآن و احادیث کے ابواب ہیں تقسیم بندی کرنا یہ آپ ہی کا خاصا ہے اور باب کیسے بنائے یہ نہ کہنا کہ دن میں ایک ایک باب تیار کرتے رہے ایسا نہیں تھا ایک مسئلے کے اوپر تین تین مہینے جڑا ہوتی تھی ایک مسئلے کے اوپر تین تین مہینے بے حس ہوتی تھی اس کے بعد آپ اس مسئلے کو کتاب میں درج فرماتے تھے اتنی احتیاط اس قدر احتیاط فرمائی ہے۔

آپ دنیا کی وہ واحد ہستی ہیں (آپ کی عزت وعظمت پر لاکھوں سلام ہیں اللہ آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے) جو آپ نے کارنامہ سرانجام دیا جو آپ نے خدمت اسلام کردی ہے میں جب اس دور میں کشف المحجوب پڑھتا تھا اور آج بھی جب پڑھتا ہوں اس میں جب داتا صاحب کا وہ جملہ یاد آتا ہے اتنی جلیل القدر ہستی حضرت داتا صاحب سید عثمان بن علی ہجویریؒ اتنا بڑا صوفی جب پیر بنتا ہے کسی کے پیچھے چلتا ہے شریعت کے اندر تو وہ صرف حضرت امام اعظمؒ ہیں داتا صاحب فرماتے ہیں امام اعظمؒ کی تقریر کیے بغیر گزارا ہی نہیں ہے دنیا میں جتنے صوفی آئے جتنے بڑے بڑے تصوف کو ماننے والے آئے بڑے بڑے ولی گزرے امام اعظم کو مانے بغیر وہ ولی نہیں بن سکتے ان کی جو ترتیب ہے شریعت کی اس کو مانے بغیر وہ ولایت کی سند نہیں لے سکتے جب تک امام اعظمؒ کے پیچھے نہ چلیں۔

آپ نے فرمایا کہ

حضرت امام اعظمؒ وہ ہستی ہیں جن کا پکایا ہوا لوگ قیامت تک کھاتے رہے گئے۔اتنی محبت اور اتنی محنت سے آپ نے دین کو ترغیب دی ہے یہ اس کا ثمرہ ہے آج ہم اہلِ سنت الحمدللہ ہیں اور ہم حنفی کہلاتے ہیں اس لیے کہلاتے ہیں کہ ہمارے اماموں میں جو سب سے بلند درجہ ہے ہم امام مالک کے بھی پیروکار ہیں ان کو جھٹلاتے ہیں نہیں ہم امام احمد بن حنبل کے بھی پیروکار ہیں ہم ان کو جھٹلاتے ہیں نہیں ہم امام شافعی کے بھی پیروکار ہیں ہم ان کو جھٹلاتے ہیں نہیں لیکن ان تینوں کے متفقہ امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ہیں اور ان تینوں نے یہہ کہا ہیکہ ہمارے سب کے امام یہ ہیں لحاظہ اگر محبت کرنی ہے تو ان سے کرو۔

حضرت امام اعظمؒ آپ کے کارناموں میں بے شمار آپ کی زندگی کے معاملات ہیں۔

سیرت کا نمونہ

ایک بار ایسا ہوا آپ کے شاگرد ابو یوسف چوبیس سال آپ کیساتھ رہے تھے انہوں نے بڑی ترتیب سے آپ کے ساتھ فقہ پڑھی تھی اور فقہ کا علم سیکھا تھا تو انہوں نے جب چوبیس سال گزر گئے تو انہوں نے فرمایا حضرت اب مجھے اجازت دے دیں اب میں بھی خدمتِ دین کروں لوگوں کو مسئلے بتاؤں فرمایا بیٹا نہیں! ابھی میرا ذہن یہی ہے کہ تم صرف پڑھو ابھی لائیں گے آگے تھوڑا اور بزرگ نے اجازت دے دی تو آپ نے محبت سے اجازت دے دی اگلا درس آپ سے تھوڑے ہی فاصلے پر ٹائم گزر گیا بعد میں آپ درس دینے لگے پہلا دن تھا حضرت امام اعظمؒ نے ایک شخص کو آپ کے پاس بھیج دیا ایک مسئلہ لے کر اس نے کہا اے ابو یوسف مجھے مسئلہ بتایئے میں نے میں نے دھوبی کو کپڑا دیا دھونے کے لیے تو کچھ دن بعد میں لینے گیا تو اس نے کہا میرے پاس تیرا کوئی کپڑا نہیں ہے تو دے کر نہیں گیا میں نے کافی کہا کہ دیا ہے لیکن وہ نہ مانا اس نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ تم کب آئے تھے اور میں نہیں مانتا کہ تم نے مجھے کپڑا دیا ہے۔خیر میں واپس آ گیا کچھ دن بعد میں دوبارہ چلا گیا میں نے پھر کہا یار زیادتی نہ کرو میرا کپڑا مجھے واپس کردو اس نے میرا کپڑا مجھے دے دیا اب مجھے یہ بتایئے کہ کیا اس کی اجرت بنتی ہے پیسے میں اس کو دوں یا نہ دوں مسئلہ یہ ہے۔

امام ابو یوسف آپ کے شاگرد تھے حضرت امام اعظمؒ کے آپ فرمانے لگے یہ تو بڑا سادہ سا مسئلہ ہے کہ آپ کا کپڑا دھویا ہے اس کی اجرت بنتی ہے آپ دیکھیں کپڑا دھولا ہوا ہے۔جی دھولا ہوا ہے کہا دے دیں اسے پھر کہا ابو یوسف تم نے غلط مسئلہ بتایا ہے ایسا نہیں ہوتا حیران ہو گئے کہا عجیب سائل ہے مجھ سے مسئلہ بھی پوچھتا ہے اور میرا امتحان بھی لے رہا ہے۔اچھا کہا حضرت میں سوچتا ہوں سوچا تو مزید کچھ دلیلیں ذہن میں آئیں کہا ہاں بالکل سہی کہہ رہے ہو اس کی اجرت نہیں بنتی اسے نہ بول دو وہ شخص کہنے لگا ابو یوسف تم ابھی بھی غلط کہہ رہے ہو دونوں باتیں ہی تمہاری غلط ہیں۔

اب دیکھیں وہ کیسے اچھے شاگرد ہوتے تھے کہا اچھا پھر بیٹھ جاؤ اِدھر ہی بیٹھ جاؤ اٹھے اور سیدھا اپنے استاد کے پاس پہنچ گئے یہ نہیں کہا کہ نکل جا اِدھر اُدھر دور سے دیکھا آپ نے حضرت امام اعظمؒ نے کہ آپ اندر آ رہے ہیں مسکرا کر کہا آ جاؤ بیٹھو کہا میں نے نہیں کہا تھا ابھی درس کھولنے کی اجازت نہیں ہے لیکن چلو تم نے کھول لیا بتاؤ کیا ہوا کہا حضرت عجیب بات ہے سا حل آیا اجرت لے لوں میں نے کہا نہ لو پھر بھی کہتا ہے سمجھ نہیں آئی آپ ہی میرا یہ مسئلہ حل کر دیں

فرمایا آج تک تم نے مجھ سے یہ سیکھا تھا جواب ہاں میں دینا ہے یا نفی میں دینا ہے کہا جی حضور یہی تو سیکھا تھا آپ سے جواب ہا میں ہوتا ہے یا نہ میں کہا بیٹے اگر تم ابھی میرے پاس بیٹھے رہتے نہ تو میں تمہیں تیسری حالت بھی سمجھا کر بھیجتا جو ان دونوں کے درمیان بھی ہوتی ہے نہ وہ ہاں ہوتی ہے نہ وہ نہ ہوتی ہے لیکن تم بیٹھے نہیں چلے گئے میں تمہیں بتانا چاہتا تھا درمیان والی حالت پاؤں پکڑ لیے آپ نے کہا حضور مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہوگئی ہے لیکن اس مسئلے کا حل اب فرمایا دیکھو اب سادہ سا حل تھا اگر پوچھا جائے اس دھوبی سے کپڑے دھونے والے سے کہ اگر اس نے کپڑا اس وقت دھویا جب اس نے نیت کر لی تھی کہ یہ کپڑا میں نے واپس نہیں کرنا اگر تو اس کے بعد دھویا تو پھر تو وہ کپڑا اس کا ہو چکا اس کا مالک لحاظہ مالک کو اجرت کیوں دینی ہے کیسے ذہین لوگ تھے کہا اگر اس سے پوچھو کہ نیت کب کی تھی اگر نیت کی تھی اس وقت جب دھویا کپڑا تو ساتھ نیت کر لی کہ یہ تو میرا ہی ہے پھر تو وہ مالک ہے مالک کو اجرت کیوں دینی ہے ہاں اگر اس نے یہ نیت اس وقت کی جب اس نے کہا نہیں واپس دے یار اسی کا کپڑا ہے واپس دینا ہے تو واپس دینے کی نیت کی تو اب اجرت بنتی ہے کپڑا تیرا ہے اس کا نہیں ہے آپ نے جب یہ جملہ سنا نعرہ لگا دیا۔

خدا کی قسم آپ کے علاوہ دنیا میں کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔

ایک بار ایسا ہوا کچھ لوگ آئے آپ کے پاس علماء بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آ گئی اس نے کہا مسئلہ یہ ہے یہ بتائے کہ کیا ایک ہیض عورت ناپاک عورت کیا اپنے شوہر کھانا دے سکتی ہے کھانا پکا کر دے سکتی ہے۔ حالانکہ وہ خود ناپاک ہے کیا ایسا ہو سکتا ہے اب یہ ایک بالکل نیا مسئلہ تھا نہ حضور کی زندگی میں ایسا ہوا ہے نہ کسی اور کے ساتھ ایسا ہوا ہے سارے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے تو جواب یہ دیا گیا کہ بالکل وہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ ناپاک ہے مناسب نہیں ہے اس وقت کھانا اپنے شوہر کو انہی ہاتھوں سے دے حضرت امام اعظمؒ نے فرمایا تم لوگ غلط مسئلہ کر رہے ہو ایسا نہیں ہے یہ دے سکتی ہیں۔ کتنا بڑا احسان ہے حضرت امام اعظمؒ یہ آپ کا احسان ہے عورتوں کے لیے ورنہ مسئلہ اسی طرح رہنا تھا تو کہا دے سکتی ہیں پاس بیٹھے علماء نے کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں حضور کی سیرت میں سے کوئی کوئی صحابی کا واقعہ یہ کس طرح سے آپ نے یہ معاملہ حل کیا آو میں تمہیں بتاؤں حضرت عائشہؓ کے ہوجرے میں سر کھڑکی سے اندر کیا اور فرمایا عائشہ زرہ میرے سر پر مالش کر دو تیل لگا دو تو حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضور میں ناپاک ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ہیں آپ اللہ کے محبوب ہیں میں ناپاک ہاتھوں سے کیسے لگاؤں تیل۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا

اے عائشہ! ناپاکی تیرے ہاتھوں میں تو نہیں ہے لحاظہ تو لگا لے تو حضور کے اس عمل سے میں اجازت دیتا ہوں یہ بھی کھانا پکا کر روٹی دے سکتی ہے شوہر کو۔۔ ہاتھ جوڑ دیئے اور کہا آپ واقعی ہی امام اعظم ہیں ایسی اعلی سعادت ایسی اعلی توفیق صرف آپ کو ہی ہے اس طرح کے سینکڑوں مسائل ہیں میری مراد یہ ہے اللہ نے ایسا اعلی شخص ہمیں دیا ایسا اعلی امام ہمیں دیا جس نے ہمیں یہ طریقے سیکھائے ہاتھ کہا باندھنے ہیں۔ سبحان اللہ کہا جھکنا صرف اتنا ہے التحیات پر ہاتھ رکھنے ہیں اور ایصال ثواب اس طرح کرنا ہے جنازہ ایسے پڑھنا ہے نکاح ایسے پڑھنا ہے یہ سارے ہمارے کام حضرت امام اعظمؒ نے ہمیں عطا کئے اور نچوڑ کر دین دیا اگر ہم اپنی عقل سے جاتے تو کبھی پہنچ نہ پاتے اسی لیے ہمیں ان لوگوں کے پیچھے چلنا ہوتا ہے۔

ایک صوفی کتنا اچھا ذکر کر لے لیکن نماز وہ امام اعظم کے طریقے کے مطابق پڑے گا ایک صوفی کتنا اچھا ذکر کر لے لیکن زکوۃ وہ امام اعظم کے طریقے کے مطابق دے گا ایک صوفی کتنا ہی اچھا اللہ کا قرب پا لے لیکن روزہ وہ امام اعظم کے طریقے کے مطابق رکھے گا افطار اس وقت کرے گا جب امام اعظم نے کہا ہے۔

رافضی جو اہل بیت کی توہین کرتے ہیں ایک بار وہ آپ کے پاس آیا اس نے ایک عجیب سوال کر لیا آپ سے حضرت آپ امام اعظم مشہور ہیں اس دنیا میں طاقت ور ترین شخص کون ہے؟؟ آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں بتاؤں اس دنیا کا طاقت ور ترین شخص کون ہے؟؟ فرمایا اس دنیا کا طاقت ور ترین شخص حضرت علیؓ کی ذات ہے فرمایا وہ کیسے کہا وہ اسے کہ جب صدیق اکبر خلافت پر آ رہے تھے اس وقت حضرت علیؓ نے اپنی خلافت کو قربان کر دیا تھا اور کائنات میں افضل بشر بعتہ انبیا تو آپ نے تسلیم کر لیا تھا ہاں اگر کوئی مجھ سے بہتر ہے تو وہ ابوبکر ہی ہو سکتا ہے لحاظہ میری نظر میں حضرت علی ؓ سے طاقت ور ترین شخص دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ کسی تربیت تھی حضرت علیؓ کی شان بھی بیان کر دی اور صدیق اکبرؓ کا مرتبہ بھی بلند کر دیا۔ دنیا کا طاقت ور ترین شخص حضرت علیؓ کی ذات ہے خود آپ خان وادہ رسول ہیں خود آپ داماد رسول ہیں لیکن اپنا حق چھوڑ کر حضرت ابوبکر ظدیقؓ کو دے دیا۔ نہیں ابوبکر اسی قابل ہے کہ وہ خلافت میں آئے میری نظر میں حضرت علیؓ سے بہتر اور کوئی نہیں۔ اللہ

اس طرح آپ نے دیگر مسائل حل کیے اس فکر کو عام کرنا چاہتا ہوں کہ لوگوں میں جو رویہ پایا جاتا ہے کہ ہمیں کسی بھی امام کی ضرورت نہیں ہے ہم گھر میں قرآن احادیثیں پڑھیں بس یہی سب کچھ ہے ایسے لوگ گمراہ ہو جائیں گے ایسے لوگ گمراہی پر ہیں جو کسی امام کے پیچھے نہیں چلتے ہیں ان کو اندازہ ہی نہیں ہے قرآن کس طرح پڑھا جاتا ہے لحاظہ آج کے دور میں ضرورت ہے آپ کی سیرت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا جائے آپ کی سیرت کو اتنا نمایاں کر دیا جائے اور اس بات پر فخر کیا جائے ہم حنفی ہیں ہم امام اعظمؒ کے سچے پیروکاروں میں شامل ہیں۔

اللہ تعالی آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور اللہ تعالی آپ کا سچا غلام بنائے۔ آمین